دورِ جدید میں ترویجِ اسلام کے لئے مبلغہ خواتین کا کردار

The Role of Preachers Women in Spreding Islam in the Modern Age

ڈاکٹر ابوبکر بھٹہ*
ڈاکٹر کوثر ارشد**

Abstract

In the present era, there is need for preaching services and it is the duty of all Muslims. If we glance into the globe then at this present time, Muslims are all over the world but they are the meekest and inferiority-complex nations of the world and the majority of Muslims is thinking that their progress is in the culture and civilization of foreigners. At this present time, the Muslims are in miserable plight. In Afghanistan, Iraq, philistine and Kashmir, the Muslims are going through the atrocities.

The infidel powers are criticizing the Muslims and Islam, focusing on their own objections on the Islam. Along with the jihad and extremism, the Islam is being criticized on the basis of the women right too. If it is said that, the topic of “woman” is the best topic of criticism on Islam then it wouldn’t be wrong. And to highlight this topic, one group of Muslim women is very active and as the women is an important part of society as well the representative of the half humanity then it is clear that the misunderstandings which can be created by the women, more than it the woman can be the best reformer. This reformation is possible only in this way that Muslim should act upon Islam and its teachings.

The women are important member of the society, the reformation of the society is impossible without the women. The reformation of the woman is the reformation of whole family and the reformation of one family is the reformation of

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی زبان وادب ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز،اسلام آباد
** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی زبان وادب ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز،اسلام آباد

the whole society. The role of women is very important in the preaching. Woman, as a mother, after nourishing his children in a better way can keep the base of a good Islamic society after making them a good Muslim and a good society can be the reason of a good global brotherhood.

This article is consisted on two main discussions:
First: the historical background and need for women preachers in the present era
Second: the limitations and rules for women preachers in the present era.

Keywords: *Women Preachers; Present Era; Reformating; Limitaitons; Rules*

دورِ جدید میں ترویجِ اسلام کے لئے مبلغہ خواتین کا کردار

دورِ جدید میں ترویجِ اسلام کے لئے مبلغہ خواتین کا کردار

تمہید:

عصر حاضر میں خصوصا اسلامی تبلیغی خدمات کی ضرورت ہے ،اور یہ ذمہ داری تمام مسلمانوں کو بلا امتیاز سرانجام دینا ہے۔عالم دنیا کا جائزہ لیا جائے تو اس وقت مسلمانوں کا وجود دنیا کے ہر حصے میں محیط ہے، اس تسلیم شدہ حقیقت کے باوجود مسلمان سب سے مظلوم طبقہ بن کر رہ گیا ہے اورمسلمانوں کی اکثریت اپنا عروج اغیار کی تہذیب وتمدن کو اختیار کرنے میں سمجھ رہے ہیں،اس وقت مسلمانوں کی حالتِ زار قابل رحم ہے۔ کشمیر،فلسطین،عراق اور افغانستان میں مسلمان اغیار کی ریشہ دوانیوں کے سبب ظلم واستبداد کی چکی میں پِس رہے ہیں۔

باطل قوتیں اسلام کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنا کراسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی میں لگی ہوئی ہیں۔ جہاد کے معنی ومفہوم او رعمل کو غلط رنگ دے کر شدّت پسندی کا لیبل مسلمانوں پر چسپاں کیا جارہا ہے اور مسلمان خواتین کو اسلامی معاشرے میں ایک پابند سلاسل عورت بنا کر دکھایا جارہا ہے جبکہ اسلام نے عورت کو ذلتوں کی پستیوں سے نکال کر عزت ووقار کی رفعتوں پر سرفراز کیا ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ "عورت" کا موضوع اسلام سے متعلق تنقید کے لئے سب سے بہترین موضوع ہے تو غلط نہ ہو گا۔اور اس موضوع کو جلاّ بخشنے کے لئے مسلمان خواتین

میں سے ہی ایک گروہ سرگرم عمل ہے۔چونکہ عورت ہی معاشرہ کا ایک اہم حصہ ہے،اور نصف انسانیت کی ترجمان بھی ہے تو یہ واضح ہے کہ جتنا بگاڑ ایک عورت پیدا کر سکتی ہے اس سے کہیں زیادہ عورت اصلاح معاشرہ میں خدمت سرانجام دے سکتی ہے۔اور یہ اصلاح صرف ا یسی صورت میں ممکن ہے کہ مسلمان اسلام اور اس کی تعلیمات پر مکمل طور پر عمل پیرا ہوں اور اسلام کی حقیقی تصویر مسلمانوں کے اخلاق واعلی کردار میں نمایاں نظر آئے۔

عورت معاشرہ کا اہم رکن وستون ہے اس کے بغیر معاشرہ کی اصلاح وبقاء یقیناً ناممکن ہے،عورت کی اصلاح پورے گھرانے کی اصلاح ہوتی ہے اور ایک گھر کی اصلاح پورے معاشرہ کی اصلاح کرتی اور اسے سنوارتی ہے،خواتین کا کردار تبلیغِ اسلام میں بہت ہی اہم ہے،عورت بحثیت ماں اپنی اولاد کی بہترین تربیت کر کے نہ صرف ایک اچھا مسلمان بناتی ہے بلکہ ایك اچھے اسلامی معاشرہ کی بنیاد رکھ سکتی ہے، اور ایک اچھا معاشرہ ایک اچھے عالمی بھائی چارہ کی تصویر بن سکتا ہے۔ اس مقالہ میں خواتین کے اسلام کی تبلیغ واشاعت میں کردار کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس کی ضرورت واہمیت اور شروط وحدود کا جامع انداز میں تعین کیا گیا ہے۔

یہ مقالہ دو مباحث پر مشتمل ہے۔

دورِ جدید میں ترویجِ اسلام کے لئے مبلغہ خواتین کا کردار

مبحث اوّل: عصر حاضر میں خواتین مبلغین کی ضرورت و اہمیت تاریخی پس منظر میں

مبحث دوم: عصر حاضر میں خواتین مبلغین کی شرائط و حدود

مبحث اول؛ عصر حاضر میں خواتین مبلغین کی ضرورت و اہمیت تاریخی پس منظر میں

مبلغ خواتین کی ضرورت و اہمیت:

دور حاضر میں خواتین کی ضرورت کو بہت زیادہ محسوس کیا جارہا ہے۔ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس کا ہر شخص تک پہنچنا ضروری ہے اور یہ رسائی خود بخود نہ ہوگی، بلکہ جس طرح اسلام نبی اکرم ﷺ سے مسلمانوں تک پہنچا اسی طرح اس کو آگے پہنچانا اب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اور یہ ذمہ داری عورتوں پر بھی اتنی ہی عائد ہوتی ہے جتنی کہ مردوں پر، ارشاد ربانی ہے:

﴿وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾[1]

ترجمہ: اورتم میں سے ایک جماعت ہونی چاہیےجو بھلائی کی طرف بلائےنیکیوں کا حکم دے اور برائیوں سے روکے۔

﴿مِنْكُمْ﴾ میں لفظ "مِنْ" تبیین کے لئے ہے، تبعیض کے لئے نہیں، یعنی امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے[2]، خواہ وہ مرد ہو یا عورت ان سب پرحسب استطاعت تبلیغی فرائض کو انجام دینا ضروری ہے، اس میں کوتاہی ان کے اپنے اور دین کی بقا کے لیے نقصان دہ ہے۔

تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ عورتوں نے دعوت و تبلیغ میں اہم کردار ادا کیا ہے، دور حاضر میں بھی

عورتیں دعوت و تبلیغ میں مصروف ہیں، مگر جدّت پسندی کے زیراثریہ عمل سست پڑتاجا رہا ہے جس کی وجہ سے عورتوں کے مبلغانہ کردار کی ضرورت واہمیت کواورشدّت سے محسوس کیا جا رہا ہے، کیونکہ اسلامی تشخص کی حفاظت انہی کی وجہ سے ممکن ہے، اسلامی تہذیب و تمدن کو نسل در نسل منتقل کرنا مسلمان خواتین کا کارنامہ ہے۔

ابو الحسن ندوی فرماتے ہیں،اگریہ متقی ، شریف اور مومن خواتین نہ ہوتیں تو اسلامی تہذیب وتشخص کی حفاظت و بقا خطرے میں پڑجاتی۔ان کا مردوں کے ساتھ تعاون،محنت،اسلامی طرزحیات ،بہترین تربیت اورسچی لگن ہی تھی، جس کی وجہ سے اسلامی تہذیب و تمدن اور اقدارہم تک اپنی اصل حالت میں پہنچے۔[3]

اسلامی تشخص اورتہذیب وتمدن کو ہمیشہ سے دوسری تہذیبوں میں خلط ملط کرنے کی کوشش کی گئی ہے،مگرصلحائے امت نے ہمیشہ اس سازش کو ناکام بنایا۔ اسی اسلامی تشخص کے قیام اور بقاء کے لیے مسلمان خواتین نے قربانیاں دیں، جب اموی حکمران راہ راست سے بھٹک رہے تھے تو عبداللہ بن زبیر نے ان کی اصلاح کے لیے جان دے دی ، ان کی نعش لٹکا دی گئی اس موقع پر ان کی والدہ نے رونے دھونے کی بجائے ایک تاریخی جملہ کہا ؛

"أما أن لهذا الراكب أن ينزل"[4]

کیا اس شہ سوار کے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ
اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔

اسی طرح ہر مسلمان عورت نے اپنے پیاروں کی قربانیاں دیں خود بھی تکلیفیں اٹھائیں، مگر اسلام کی شناخت پر حرف نہ آنے دیا۔

1945 میں روس میں اشتراکی انقلاب کی وجہ سے تاجکستان، ازبکستان، قازقستان، آذربائجان اور دوسری ملحقہ ریاستوںمیں مسلمانوں کے علمی ، تاریخی،تہذیبی و ثقافتی ورثے کو شدیدنقصان پہنچا اوراشتراکیوں نےان علاقوں سےدین اسلام کومکمل طورپرمٹانےکی سعی کی،ایسے میں مسلمان عورتوں نے اسلام کی حفاظت اور اسلامی روایات کی پاسداری،گھروں میں نئی نسل کی اسلامی خطوط پہ تربیت کر کےشروع کی، نتیجے ان کی کوشش سے از سر نو تحریک احیائے اسلام کی ابتداءہوئی۔[5]

مولانا طارق جمیل صاحب عورتوں کے مبلغانہ کردار کی ضرورت و اہمیت واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا میں عورتوں کی تعدادمردوں کی نسبت زیادہ ہے، اس لئے عورتوں پہ اصلاح کی زیادہ ذمہ داری عائدہوتی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ سے دین کا ایک چوتھائی حصہ جبکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ سے تین حصے ملے۔[6]

عورتوں کا مصلحانہ کردار صرف عورتوں تک ہی محدود نہیں رہتا ،بلکہ اس کا دائرہ کار بہت وسیع ہے،

کیونکہ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہے یہی بچہ جوان ہوکر باپ، بیٹے، شوہر اور بھائی کی حیثیت سے معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اگر ماں بچے کی صحیح اسلامی خطوط پر تربیت کرتی ہےتووہ حقیقتاًایک فلاحی معاشرے کی بنیادرکھ رہی ہوتی ہے ،اوراگروہ تربیت میں کوتاہی کرتی ہے تو بچے کی صلاحیتیں تعمیری کےبجائے تخریبی رُخ اختیار کرسکتی ہیں ۔ ایسا ہی معاملہ بچی کا بھی ہوتا ہے جو اگلی نسلوں کی بنیاد بنتی ہے۔ حقیقتاًعورت کسی بھی قوم یا معاشرے کی اصلاح و تعمیر میں بنیادی کردار کی حامل ہے[7]۔

---

[1] ۔آل عمران:104

[2] ۔علی محمد،انوارالبیان فی حل لغات القران،مکتبہ سعید احمد شہید لاہور،ج1،ص289

[3] ۔ندوی ، ابو الحسن علی ، سید ، خواتین اور دین کی خدمت،مجلس نشریات اسلام کراچی،ص 32

[4] ۔الأصفهاني،احمد بن عبداللہ بن احمد،ابی نعیم،حلیة الأولياء وطبقات الأصفياء،دارالفکربیروت 1996،الجزءالاول،ص234

[5] ۔قاسمی ، محمد سعود عالم ، خواتین اور اسلامی بیداری،قاضی پبلیشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز دہلی 1992،ص48

[6] ۔طارق جمیل مولانا،خواتین کے اصلاحی بیانات ،مکتبہ عمر فاروق کراچی،ص62

[7] ۔تھانوی ، محمد اشرف علی، اصلاحی خواتین ،مکتبہ حقانیہ ملتان،ص1

ملائشیا اور انڈونیشیا میں اسلام کے پھیلاؤ کی وجہ مسلمان تاجروں کا مقامی خواتین کے ساتھ شادیاں کرنا اور پھر ان خواتین کا اسلام کی اشاعت میں کردارادا کرنا ہے، جزائر ملایا میں عرب اور ہندوستانی تاجر تجارتی آبادیوں میں آباد ہوگئے اور پھر مقامی خواتین سے شادیاں کر لیں ،ان خواتین نے مسلمان ہو کر مسلمانوں کی تعداد بڑھانے میں حتیٰ المقدور سعی کی ۔[8]

تاتاریوں میں اسلام کی اشاعت کی اہم وجہ خواتین کامسلمان مردوں کے ساتھ مل کراسلام کی تبلیغ کرنا تھا،کئی تاتاری شہزادوں نے اسلام اپنی مسلمان بیویوں کی وجہ سے قبول کیا ، اسی طرح انیسویں صدی میں حبشہ کے عیسائی سرداروں میں اسلام کی اشاعت ان کی مسلمان بیویوں ہی کی وجہ سے ممکن ہوپائی ۔[9]

تاتاریوں میں پہلامسلمان فرمانروا برکہ خان تھا یہ 1256ء سے 1267ء تک سنہری غول کا سربراہ تھا،اور اس کی تربیت بچپن سے ہی ایک مسلمان کے طرز پر ہوئی تھی1295ء میں غازان خان مسلمان ہوا، جو ایلخانی خاندان کا ساتواں اور سب سے بڑا فرمانروا تھا،اس کے بعد اس کا بھائی الجائتو خان محمد خدا بندہ کے نام سے مسلمان

---

8 -- آرنلڈ،ٹی ڈبلیو،دی پریچنگ آف اسلام،ویسٹ منسٹر آرچیبالڈ کانسٹیبل اینڈ کو،لندن،1896 باب12،ص 295

9 -۔ آرنلڈ،ٹی ڈبلیو،دی پریچنگ آف اسلام،باب13،ص334

ہوا اس کی ماں عیسائی مذہب سے تعلق رکھتی تھی مگر والدہ کی وفات کے بعد وہ اپنی مسلمان بیوی کی ترغیب سے مسلمان ہوا[10]۔

خواتین مبلغین کی ضرورت واہمیت درج ذیل قرانی آیت سے بھی واضح ہوتی ہے؛فرمان الٰہی ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾[11]

ترجمہ:اور مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کےرفیق ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔

اس آیت میں مومن مردوں کے ساتھ مومن عورتوں کا ذکر بھی کیا گیا کہ وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں ۔ مبلغ خواتین کی اہمیت اور ضرورت کو درج ذیل حدیث بھی واضح کرتی ہے۔

ارشاد رسول ﷺ ؛

((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ))[12]

---

10 ۔ آرنلڈ،ٹی ڈبلیو،دی پریچنگ آف اسلام ،باب8،ص191،196

11 ۔ التوبہ: 71

جو کوئی تم میں سے برائی دیکھے پس اس کو ہاتھ سے بدل ڈالے اگر اس کی استطاعت نہیں تو زبان سے روکے اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے[12]

اس حدیث مبارکہ میں منکم کا خطاب جمع مذکر کے لیے ہے، مگر اس کے مخاطبین میں مسلمان خواتین بھی مردوں کے ساتھ شریک ہیں۔ شرعی احکام میں اگرمؤنث کے ذکرکے بغیر مذکر کے صیغے کا ذکر کیا جائےتو اس صیغے میں مرد و عورتیں دونوںشامل ہوتے ہیں[13]

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، ... وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ)).[14]

تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا ،عورت سے اس کے شوہر کے گھر کے اور اولاد کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

---

12 ۔ القشیری،مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم ،دار احیاء الکتب العربیہ،کتاب الایمان،باب نہی عن المنکر من الایمان وان الایمان یزید و ینقص ،حدیث نمبر 49،الجزء الاول، ص70

13 ۔ غفوری،نقشبندی،روح اللہ ، محمد،فضیلت دعوت تبلیغ، مکتبہ عمر فاروق کراچی، 2008،ص316

14 ۔ القشیری،مسلم بن الحجاج،صحیح مسلم، کتاب الامارہ، باب فضیلہ الامام العادل،حدیث نمبر3408، الجزءالثالث،ص1460

عورت کی راعیہ ہونے کا مطلب ہے کہ جن کی تربیت کی ذمہ داری اس کو سونپی گئی ہے وہ انہیں بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔[15]

خواتین کا دائرہ عمل اگر چہ اسکے گھرتک محدودہے مگر ساتھ ہی مقرر کردہ حدود میں اسے گھر سے باہر جانے کی بھی اجازت دی گئی ہے، مگر اس کی اَولین ذمہ داری اس کا گھر ہے ، اس لیے اصلاح کے کام کو وہ خود سے اور اپنے گھر سے شروع کرے کیونکہ اس سے اسی کےمتعلق باز پرس ہوگی ۔ عورت کا فرض ہے کہ وہ اصلاح و تربیت کی ذمہ داری پورے خلوص کے ساتھ نبھائے ۔ ارشاد ربانی ہے ؛

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاراً﴾[16]

ترجمہ:اے لوگوں جوایمان لائےخود کو اور اپنے عیال کو آگ سے بچاؤ۔

اب جس طرح سے گھر کےسربراہ کا فرض ہے، کہ وہ اپنے گھر والوں کی اصلاح کرے ایسے ہی خواتین کالازمی فرض ہے کہ اپنے گھرانے کو بھی جہنم کی آگ سے بچائے۔ مسلمان مرد و عورت دونوں پہ یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ صرف اپنی ذات ہی کو عذاب الہٰی سے بچانے کی

15۔ غفوری،نقشبندی، محمد روح اللہ ، فضیلت دعوت وتبلیغ ، مکتبہ عمر فاروق کراچی ، 2008، ص 321

16۔ التحریم: 6

کوشش نہ کریں بلکہ لازماً اپنے گھر والوں کو بھی اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تلقین کریں اورعمل صالح کی جانب راغب کریں۔[17]

خواتین کی اکثریت کی دین سے واقفیت و آگاہی نہ ہونے کے برابر ہے اور عموماًان کے محرم مرد یاتو انہیں آگاہ نہیں کرتے یا خود بھی ناواقف ہوتے ہیں، ایسے میں خواتین ہی خواتین کی اچھی معلم ثابت ہوسکتی ہیں، کیونکہ عورتوں کے بے شمار مسائل ایسے جن کے بارے میں پردے اور فطری حجاب کے سبب سے وہ مردوں سےدریافت نہیں کر سکتی۔ کئی دینی مسائل سے واقفیت اسی صورت میں ممکن ہے جب خواتین ہی خواتین کی معلم ہوں۔[18]

تبلیغ میں خواتین کے کردارکو محدود کرناغلط ہے، کیونکہ خواتین میں ان سے زیادہ بہتروعظ ونصیحت کوئی نہیں کرسکتا ۔دور حاضر میں نئی نسل خصوصاًبچیوں کو راہ راست سے بھٹکانے کے کئی طریقے وجود میں آچکے ہیں اور اتنے دلچسپ ہیں کہ نئی مسلمان نسل ان کے چنگل میں پھنستی چلی جارہی ہے ،ان کےنہ صرف عقائد کمزور پڑھ رہے ہیں بلکہ رہن سہن لباس و معاشرت پر بھی غیر اسلامی تہذیبوں کا اثر بڑھ رہا ہے، ایسے میں خواتین ہی

---

[17] ۔ مقالات سیرت (خواتین)، شعبہ تحقیق و مراجع وزارت مذہبی امور اسلام آباد 2001،ص115

[18] ۔ مقالات سیرت ، ص 338

ان کو راہِ راست پر لاسکتی ہیں ۔ مسلمان بچوں کے ایمان کی حفاظت اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جب ان کے اندر غیر اسلامی رجحانات سے ایسی نفرت پیدا کی جائے، جیسے گندی چیزوں سے ہوتی ہے اور یہ کام بڑے سے بڑے واعظین، دینی کتب اور مدارس کے ذریعے سے نہیں بلکہ گھر میں موجود بزرگ خواتین، ماؤں اور بڑی بہنوں کے ذریعے سے ہی ممکن ہے۔[19]

اسی طرح غیر مسلم خواتین میں جا کر مسلمان خواتین اپنی زندگی اور اپنے حقوق سے صحیح طور پر آگاہ کر کے ان غلط فہمیوں کا خاتمہ کر سکتی ہیں جو اسلام اور خاص کر مسلمان عورتوں کی زندگی سے متعلق ہیں ۔ کیرن آرم سٹرانگ[20] اسلام کی اصل تعلیمات کو جاننے کے بعد لکھتی ہیں،

"The women of the first ummah in Medina took full part in its public life, and some, according to Arab custom, fought alongside the men in battle. They did not seem to have experienced Islam as an oppressive religion though later, as happened in Christianity, men would hijack the faith and bring it into line with the prevailing patriarchy".[21]

---

19 ۔ ندوی، ابو الحسن علی، خواتین کی ذمہ داریاں، دعوہ اکیڈمی اسلام آباد ، اشاعت سوم ،2007،ص13

20 ۔ کیرن آرم سٹرانگ (1944)برطانیہ سے تعلق رکھتی ہیں اور وہ تقابل ادیان پر کئی کتب لکھ چکی ہیں۔(حیات)

21 A short history of Islam.p18.

مدینہ منورہ میں عورتیں سماج میں بھرپورحصہ لیتی تھیں، اورعرب رواج کے مطابق، جنگ میں مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ بھی لڑتیں.اسلام ان کے حق میں ایک جابرانہ مذہب نہ تھا،ا گرچہ بعد میں جیسا کہ عیسائیت میں ہوا اور ایمان کا معاملہ موجودہ نظام پادری کے تحت آگیا ہے۔

مسلمان مردو خواتین اسلام کی اشاعت، تحفظ اور اسلامی تہذیب و تمدن کی بقا میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ ہیں۔دونوں کا دائرہ عمل اگر چہ مختلف ہے ،مگر مقصد ایک ہی ہے اور دونوں کی جزا بھی ان کے اعمال کے مطابق ہے۔عورتیں اعمال میں مردوں سے کسی طور پر کم نہیں اور ان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ دوسروں کے اعمال کی اصلاح کریں، تاریخ گواہ ہے کہ کس طرح خواتین نے علم و ادب ،جہاد، تعلیم و تربیت اوراشاعت دین میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

خواتین اسلام کی تاریخ کا مختصراً جائزہ لیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ سب سے پہلے اسلام کی آواز پر لبیک کہنے والی حضرت خدیجہؓ ایک عورت ہی تھیں سب سے پہلے نماز ادا کرنے والی بھی یہی خاتون تھیں، اسلام کی پہلی شہیدہ بھی ایک خاتون حضرت سمیّہ بنت خباط تھیں۔

مندرجہ بالا تمام بحث عورت کے مبلغانہ کردار کی ضرورت و اہمیت کو واضح کرتی ہے ، دعوت و تبلیغ کا کام جس طرح عملاً مردوں کی ذمہ داری ہے اسی طرح خواتین

کی بھی ذمہ داری ہے غرض اسلام کی اشاعت اور تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ خواتین امر با لمعروف ونہی عن المنکر کو اپنا فرض بنا لیں اور گھر داری کے ساتھ ساتھ اشاعت دین کا کام بھی کریں ۔

مبحث دوم: خواتین مبلغین کی شرائط و حدود

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو ایک ضابطے کے مطابق پیدا کیا ہے،کوئی چیز اپنے حد اختیار سے تعرض نہیں کرسکتی جمادات نباتات سب کے لیے اللہ نے ضابطے مقرر کر رکھا ہے اور وہ اسی کے مطابق قائم ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے جو احکام دئے ان کے بھی حدود مقرر کر رکھے ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے امر با لمعروف و نہی عن المنکر کا حکم مرد عورت سب کودیا مگر عورت کے لیے کچھ حدود بھی مقرر کر دیئے ہیں ۔ دعوت و تبلیغ کا عمل انسان کی اپنی ذات سے شروع ہوتا ہے اسی طرح یہ ضابطہ خواتین کے لیے بھی ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریں ، اپنے گھر والوں کی اصلاح کریں اور اپنے حلقہ خاندان میں دعوت و تبلیغ کا م سر انجام دیں ۔ مگر جب وہ بیرونی حلقے میں تبلیغی فرائض انجام دے گی، تو اس کے لئے کچھ حدود کا تعین کیا گیا ہے،ان حدود کو مدنظر رکھنا تمام مسلمان خواتین کے لئے ضروری ہے۔یہ شرائط و حدود درج ذیل ہیں؛

خواتین مبلغین کے لیے ضروری ہے کہ وہ سادگی اختیار کریں،ان کی زندگی تعیشات و تصنع سے پاک ہو سادہ و پاکیزہ زندگی ان کا شعار ہو۔عورت کی سادگی،صحابیات کی طرز پہ ہو ہر عورت اپنے گھر ، لباس، کھانے پینے اور رہن سہن میں سادگی لانے کی کوشش کرے، کیونکہ سادگی سنت رسول ہے اوردنیا و آخرت کی کامیابی بھی اسی میں ہے[22]خواتین سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وہ گھروں میں ہی بیٹھیں،فرمان الہیٰ ہے؛

﴿ وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاہِلِیَّۃِ الۡاُوۡلٰی ﴾[23]

ترجمہ:اپنے گھروں میں ہی بیٹھی رہو اور زمانہ جاہلیت جیسی نمود و نمائش کرتی نہ پھرو۔

وقرن فی بیوتکن سے مراد ہے کہ عورت کا غیر ضروری طور پر گھر سے نکلنا منع ہے ۔امور سیاست اور معاشی جدوجہد وغیرہ اس کاکام نہیں ہے، اس کا گھر میں رہنا زیادہ افضل ہے۔اور اگر ضرورت کے تحت باہر جائے تواپنی زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہو،بناؤ و سنگھار اور زیب وزینت سے پرہیز کرے[24]یعنی اللہ کا یہ حکم عورتوں کو باہر نکل کر دور جاہلیت کی عورتیں کی طرح

---

22 ۔ الرشیدی، فضل الرحمان، رہنمائے تبلیغی سفر برائے مستورات، دارلکتاب، لاہور2012، ص 228

23 ۔ الاحزاب:33

اپنے حسن کی نمائش سے روکنے کے لئے ہے۔اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ وہ سرے سے گھر سے نہ نکلے اور قید ہو کے زندگی گزارے،عورت حج پہ جا سکتی ہے، مسجد اور علاج معالجے کے لئے جا سکتی ہے، عزیزواقارب سے ملنے اور کسی اور ضروری کام سے بھی نکل سکتی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ وہ شریعت کے احکام کو مدنظر رکھے۔[25]

اس سلسلے میں بھی اللہ نے اس کے لئے جو قاعدے مقرر کیا ہے۔وہ احکام **پردہ** کی صورت میں ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ عورت کس طرح مستور رہ کراپنے شرعی کام سرانجام دے سکتی ہیں ارشاد ربانی ہے؛

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاء الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ﴾[26]

اے نبی اپنی بیویوں ،بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہ دو کہ وہ اپنی چادرکے پلو اوپر ڈال لیا کریں۔

اس آیت میں خواتین کو بڑی چادر اوڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، جلابیب کا مطلب بڑی چادر ہے۔اور ایسی چادر ہے۔

---

24 - السیوطی،عبدالرحمٰن بن ابی بکر ،جلال الدین، جمالین فی شرح جلالین(شارح،محمد جمال بلند شہری)زمزم پبلشرز کراچی،2011،ج5،ص141

25 - زیدان،عبدالکریم،ڈاکٹر،اصول دعوت(مترجم)گل زادہ شیرپاؤ،البدر پبلیکیشنزلاہور، 2010، ص 212

26 - الاحزاب:59

جس میں خواتین کا جسم مستور ہو اور گھر سے نکلتے ہوئے خواتین اس چادر سے اپنے پورے جسم کو ڈھانپ لے؛

"الجلابیب وهي الملحفة التی تشتمِل بها المرأة أي يُرخين بعضها على الوجوه إذا خرجن لحاجاتهن اِلاَّ عيناً واحدة، وادنا أقرب إلى"[27]

الملحفہ ایسی چادر کو کہتے ہیں جس کو اوڑھ کر عورت اپنی کسی حاجت کی بنا پر گھر سے نکلے اور اس سے سوائے ایک آنکھ کے اپنے پورے چہرے کو ڈھانپ لے،اور ادناء بمعنی قریب کر لینے کے ہیں یعنی چادر کو اچھی طرح جسم سے لپیٹ لینا۔

ادنا یدنین کے معنی قریب اورلپیٹ لینے کے ہیں ، مگر جب اس کے ساتھ علی کا صلہ آئے تو اس کا مفہوم اوپر سے لٹکا لینے کا ہوجاتا ہے۔[28]

مفردات القران کے مطابق جلابیب کا مفہوم یوں ہے؛

"الجلابیبُ القمص والخمر، الواحد جلباب"[29]

جلابیب ایسی قمیص یا چادر جو سارے جسم کو ڈھانپ لے اور اس کا واحد جلباب ہے۔

---

27 ۔ السیوطی،عبدالرحمٰن بن ابی بکر ،جلال الدین، جمالین فی شرح جلالین،ج5،ص169

28 ۔ مودودی ، ابو الاعلیٰ سید،تفہیم القرآن ، اشاعت 46،ادارہ ترجمان القران لاہور،2007،ج4،ص 129

29 ۔ راغب اصفہانی،حسین بن محمد بن المفضل،المفردات فی غریب القرآن،دار المعرفہ بیروت لبنان ، ص95

"الجلباب،وجمعه جلابيب:-الرداء الذى يستر من فوق إلى أ-سفل أو كل ما يُستتر به"[30]

جلابیب ایسی بڑی چادر کو کہتے ہیں جو اوپر سے نیچے تک سارے جسم کو ڈھانپ لے۔

خواتین کی چادر کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ سادہ ہو اتنی پرکشش نہ ہو کہ لوگوں کی نظریں خود بخود اس جانب اٹھیں اور نہ اتنی چست کہ جسم مستور نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ جسم و لباس کی زینت کے ساتھ ساتھ چہرہ بھی چھپ جائے[31] ارشاد ربانی ہے:

﴿وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ﴾[32]

ترجمہ:اور اے نبی ؐ مومن عورتوں سے کہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں سوائے اس کے جو خود ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں کو ڈھانپ کے رکھیں۔

خواتین کا لباس ایسا ہو جو شرعی پردے کے عین مطابق ہو ، جس میں چہرہ اور ہاتھوں کے علاوہ پورا

[30] ۔ الجمل،عزالدين حسن،معجم و تفسير لغوى لكلمات القرآن،الهيئۃ المصريۃ العامۃ لكتاب 2003،ج1،ص327

[31] ۔ الجمل،عزالدين حسن،معجم و تفسير لغوى لكلمات القرآن،ج1، ص 131

[32] ۔ النور: 31

جسم ڈھک جائے،لباس بذات خود زینت نہ ہو،نہ اتنا باریک اور چست ہو کہ عورت کا جسم نظر آتا ہو نہ ہی خوشبو والا ہواور نہ ہی مردوں اور کفار کے لباس سے مشابہت رکھتا ہو[33]حضور ﷺ کا ایسی عورت جو باریک لباس زیب تن کرتی ہوکے متعلق ارشاد ہے کہ وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گی۔آپ ﷺنے فرمایا؛

(عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه قال: نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلَاتٌ مُمِيلَاتٌ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَرِيحُهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ)[34]

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا ایسی عورت جو کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہو اورمائل ہونے اور دوسروں کو رجھانے والی ہو وہ جنت میں داخل نہ ہو گی نہ اس کی خوشبو پاسکے گی،حالانکہ وہ خوشبو پانچ سو سال کی مسافت پہ بھی موجودہو گی۔

اور ایسی خواتین جن کا لباس مردوں کے مشابہ ہو ان پر حضرت محمد ﷺ نے لعنت فرماتے ہوئےفرمایا ؛

---

33 ۔ زیدان،عبدالکریم،ڈاکٹر،اصول دعوت ،ص 216

34 ۔ مالک بن انس،مؤطا مالک،دارالافاق الجدیدہ بیروت 1981،کتاب الجامع،باب ما یکرہ للنساء لبسہ من الثیاب،حدیث 52،ص893

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ))[35]

ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایسے مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہوں لعنت فرمائی اور ایسی عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہوں۔

اسی طرح عورت کو خوشبو کی ممانعت ہے۔جو عورت خوشبو لگا کے گھر سے نکلے اس کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ:

"والمرأة إذا استعطرت فمرت بالمجلس فهي كذا وكذا يعني زانية"[36]

حضور ﷺ نے فرمایا جب عورت خوشبو لگا کے کسی مجلس یا راستے سے گزرے اور لوگ اسکی خوشبو سے لطف اندوز ہو تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی وہ زانیہ ہے۔

مبلغ خواتین اور تمام مسلمان خواتین کے لئے یہ ضروری ہے کہ جب وہ گھر سے باہر نکلیں تو کسی بھی

[35] الترمذی،محمد بن عیسیٰ،سنن الترمذی،دارالکتب العلمیہ،بیروت لبنان،کتاب الادب،باب ما جاءفی المتشبہات بالرجل من النساء،حدیث 2784،الجزء الخامس،ص98

[36] ایضاً، باب ماجاء فی کراہیۃ خروج المراۃ متعطرۃ،حدیث 2786،الجزء الخامس،ص99

قسم کی خوشبو اورآرائش و زیبائش سے پرہیز کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا؛

((قال رسول اللهﷺ: مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ القِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا))[37]

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا،ایسی عورت جو زیب و زینت کر کے غیروں کے سامنے جائے اس کی مثال اندھیروں کی ہے اس کے لئے بروز قیامت کوئی روشنی نہ ہو گی۔

اسی طرح زیورات کی آواز بھی پردے کی چیز ہے۔ خواتین ایسے زیورات سے بھی پر ہیز کریں جن کی آواز سے مرد متوجہ ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ﴾[38]

ترجمہ: اور زور سے قدم زمین پر نہ مارو کہ جو کچھ زینت میں سے پوشیدہ ہے وہ جان لیا جائے۔

عورتوں کی آواز سے متعلق

ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلاً مَّعْرُوفاً﴾[39]

---

[37] ۔ الترمذی،محمد بن عیسیٰ،سنن ترمذی ، کتاب الرضاع،باب ماجاء فی کراہیۃ خروج النساءفی الزینۃ،حدیث 1167،الجزء الثالث، ص 470

[38] ۔ النور: 31

[39] ۔ الاحزاب: 32

پس بات چیت میں نرمی نہ رکھو کہ جس سے کسی کے دل میں جس میں مرض (بددیانتی) ہو کوئی طمع پیدا ہو اور اچھے سے بات کرو۔

مبلغ عورتوں کو حتی الامکان اپنی آواز مردوں کو نہیں سنوانی چاہئے۔ضرورت پڑنے پر بات کرنے کی اجازت ہے ، آپ ﷺ نے اس بات کو نا پسند فرمایا کہ عورتیں بلا وجہ اپنی آواز مردوں کو سنائیں،البتہ دینی مسائل میں اجازت ہے،جیسا کہ ازواج مطہرات بتایا کرتی تھیں، لیکن بلا کسی ضرورت کے منع ہے۔[40]

قرآن و سنّت کو مدنظر رکھ کردعوت و تبلیغ کی ادائیگی میں عورتوں کے لیے درج ذیل شرائط ہیں، اگر خواتین ان کو مدنظر رکھیں تو انکاتبلیغ کے لئے نکلنا جائز ہے۔اگرچہ عورتوں پہ تبلیغ فرض نہیں بلکہ مستحب ہے، لیکن آج کل چونکہ لادینیت کا دور ہے، خاص طور سے عورتوں میں بے دینی بہت زیادہ ہوگئی ہے، اس لیے اگر عورتیں مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی کرتے ہوئے تبلیغی فرائض انجام دیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

1. عورت کے سرپرست یا شوہر کی اجازت کا ہونا۔
2. اگر سفر پر جانا ہو تو محرم کا ساتھ ہوناضروری ہے ۔
3. مکمل شرعی پردہ ہواور کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔
4. بناؤ سنگھار کر کے اور خوشبو لگا کر نہ نکلیں ۔

[40] ۔ مودودی ، ابو الاعلیٰ سید،تفہیم القرآن ، ج3،ص 393

5. عورتیں تبلیغی فرض کے لئے جس گھر میں ٹھہریں وہاں پردے کا مکمل انتظام ہو اور غیر محرم مردوں کا آنا جانا نہ ہو۔[41]

مندرجہ بالا شرائط گھر سے باہر نکلنے اور تبلیغ کرنے والی تمام مسلمان خواتین کے لئے ہیں۔ خواتین کا نامحرم رشتے داروں میں دعوت و تبلیغ کرتے ہوئے بھی پردہ کرنا اور اپنی زینت کوچھپانا ضروری ہے۔اور چال ڈھال کو پروقار رکھنا بھی اہم ہے۔

خواتین کا دعوت وتبلیغ اور نصیحت و اصلاح کا اولین حلقہ ومرکز ان کا اپنا گھراور ان کے اپنے بچوں کی تعلیم تربیت ہے۔اس کے بعدان کا دائرہ تبلیغ حلقہ خواتین ہے اور اس کے بعد محرم مرد، پس ان تین حلقوں میں خواتین کی دعوت و تبلیغ کے فرائض سر انجام دے سکتی ہیں[42]۔ عام مردوں کوامر با لمعروف و نہی عن المنکر اگرچہ ان کا فرض نہیں مگر اگر وہ شائع شدہ تحریروں کی شکل میں یہ خدمت سر انجام دیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔[43]

41 - غفوری،نقشبندی، محمد روح اللہ ، فضیلت دعوت و تبلیغ، ص 351

42 - اسرار احمد، ڈاکٹر ، مسلمان خواتین کے دینی فرائض ،منشورات،ص 19

43 - مودودی، ابو الاعلیٰ سید، رسائل و مسائل ، حصہ 4، اسلامک پبلیکشنز لمیٹڈ لاہور ، 1984،ص 140

خواتین مبلغین کے لئے دینی علوم کا حاصل کرنا بھی بہت ضروری ہے، کیونکہ جب وہ دعوت کا کام کرے گی تو ضروری ہے کہ اس کے پاس دین و دنیا دونوں کا علم ہو اور خود کسی بھی قسم کے تشکیک کا شکار نہ ہو۔ وہ جوبھی علم حاصل کرے اس پر عامل ہو،تا کہ مخاطب اس کے کردار سے متاثر ہو۔ دین سے مکمل آگاہی خواتین مبلغین کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ مخاطب کے ذہن میں کسی بھی قسم کے سوالات وشبہات ہوسکتے ہیں اور ان کے سوالات کا تسلی بخش جواب دینا مبلغ کی سب سے اہم ذمہ داری ہے ورنہ اس کی کم علمی کی وجہ سے مخاطب خود بخود اس سے دور ہٹتا چلا جائے گا۔

عورتوں کو دینی دینوی علوم سیکھنے کی نہ صرف اجازت دی گئ بلکہ ان کی تعلیم و تربیت کو مردوں کی طرح ہی اہم قرار دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ دین اخلاق کی تعلیم عورتیں بھی حاصل کرتی تھیں آپ ﷺ نے ان کے حصول علم کے لیے اوقات اور دن بھی مقرر فرما رکھے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات میں عائشہ صدیقہ نے صرف عورتوں کی بلکہ مردوں کی بھی معلمہ تھیں۔[44]

[44] مودودی، ابو الاعلیٰ ، سید ، پردہ ، اسلامک پبلیکشنز ، لاہور، 2005،ص 248

اس سلسلے میں ضروری ہے کہ خواتین نہ صرف خود باپردہ ہوں بلکہ جہاں سے تعلیم حاصل کر رہی ہوں وہاں بھی پردے کا انتظام ہو اورغیر محرموں سے میل جول نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضور بھی جب عورتوں کو درس دیتے تھے تو ان کا دن الگ رکھتے۔اس طرح اگر عورتوں کو تعلیم و تبلیغ کے سلسلے میں سفر کی ضرورت پیش آئے تومحرم کی موجودگی ضروری ہے اور اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے۔فرمان نبوی ہے؛

((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا، أَوْ أَخُوهَا، أَوْ زَوْجُهَا، أَوْ ابْنُهَا، أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا.))[45]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت پہ ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن کا سفر اکیلے کرے ،مگر اپنے والد،بھائی،شوہر ،بیٹے یا محرم کے ساتھ۔

مسلمان خواتین کا اپنی عملی زندگی،اپنےاخلاق اوراپنےاہل خانہ کی زندگیوں کواسلامی طرز کےمطابق ڈھالنےکی کوشش کرنی چاہئے،اس کےاپنے کردارمیں اتنی پختگی ہونی چاہیےکہ جس عمل کوو ہ صحیح اورشریعت

---

[45] ۔ سنن الترمذی،کتاب الرضاع،باب ما جاء فی کراہیۃ ان تسافر المراۃ وحدھا،حدیث 1169،الجزءالثالث،ص472

کےمطابق جانے اس پرقائم رہےاورغیرشرعی اعمال سے ہر ممکن اجتناب کرے۔ عموماًخواتین میں غرور و تکبر کی عادت عام ہوتی ہے،لیکن ایک مبلغ کے مزاج میں تواضع و انکساری اور تکبر سے پرہیزازحدضروری ہے۔ مبلغ خواتین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی چیزوں سے اجتناب کریں اور خود کو اللہ کا عاجز بندہ سمجھے نہ خود پراور نہ اپنے علم پر غرور کریں اور نہ ہی اپنی نیکی و صالحیت کا دکھاوا کریں۔حدیث مبارکہ ہے؛

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ.))[46]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

اگر داعی، اسلامی اخلاقیات کی اہم ترین صفت تواضع وانکساری سے محروم ہو ،اپنی بڑائی بیان کرے گا اپنے علم کا رعب ڈالے گا اوراپنےمخاطب کی تحقیر کرے گا تو اس کی بات کوئی نہ مانے گا اگرچہ سچ ہی کیوں نہ ہو[47]۔

مذکورہ بالا بحث سے کچھ اصول اخذکئےجاسکتے ہیں جودرج ذیل ہیں:

1. ایمان ، علم و عمل میں موافقت

---

[46] ۔ سنن الترمذی ،کتاب البر والصلۃ،باب ما جاء فی الکبر،حدیث 1999،الجزء الرابع،ص318

[47] ۔ زیدان،عبدالکریم،ڈاکٹر،اصول دعوت ، ص 570

2. تکبر سے پاک سادہ اور فطری انداز زندگی
3. گھریلو ذمہ داریوں کا پوراکرنا
4. گھر والوں کو اسلام کی تبلیغ کرنے میں ترجیح دینا
5. پردے کے تمام شرعی احکامات کو مد نظر رکھتے ہوئے تبلیغ کی راہ میں نکلنا۔

ان اصول و ضوابط کو مد نظر رکھ کر خواتین مبلغین کے لیے تبلیغ جائز ہے، ان کی اولین ترجیح ان کی ذات، گھر، اولاد اور محرم رشتے ہیں۔ اس کے بعد وہ خواتین اور کچھ حدود میں رہتے ہوئے مردوں کو بھی تبلیغ کر سکتی ہیں، مگر اسلام ایسی نیکی کی نہ اجازت دیتا ہے نہ اجر جس میں اصلاح کم اور تخریب کاری زیادہ ہو اس لیے عورت نیکی کی نیت تو کرے مگر احکامات پردہ کو یکسر بھول جائے یا گھر اولاد کو مکمل نظر انداز کر کے اورگھر سے باہر گشت کرے، تو وہ نیکی نہیں بلکہ خود اس کے ساتھ اور اس کے بچوں کے ساتھ ظلم ہے۔ خواتین کو ترجیح اپنے گھر کو دینی چاہیے اگر اس کے بچے بگڑ رہے ہوں، شوہرنظرانداز ہورہا ہو اور گھر کا تقدس پامال ہورہا ہوتو اسلام میں اس کے لئے تبلیغ کے سلسلے میں باہر جانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ خواتین اسلام نے نہ صرف اپنے گھروں کی طرف توجہ دی بلکہ اپنی اولاد کی ایسی بہترین

تربیت کی کہ ان پر اسلام کو فخر ہے، بلکہ اللہ کی مقرر کردہ حدود میں رہتے ہوئے علم ، عبادت اور میدان جنگ میں بھی اہم کارنامے انجام دئیے۔ان خواتین نے علم و فن اور زہد و تقویٰ میں اعلیٰ سیرت وکردار کی بہترین مثالیں پیش کیں، یہ خواتین نہ صرف سینکڑوں افراد کے مجمع کو درس دیتی بلکہ اپنے گھر بارکی دیکھ بھال،شوہر کی خدمت اور اولادکی تربیت میں بھی سستی نہ دکھاتیں،ان کے دل ہمیشہ رضائے الہیٰ کے حصول اور آخرت میں جوابدہی کے خوف سے معمور رہتے تھے۔

خواتین شرعی حدود میں رہ کر دینی فرائض کوسر انجام دے سکتی ہیں، اگر وہ ان سے تجاوز کرتی ہیں، تو بجائے اصلاح کے تخریب کا اندیشہ زیادہ ہوگا۔ خواتین کو تمام شرعی حدود کی مکمل پابندی کرتے ہوئے نہ صرف اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت پر خاص توجہ دینا ہوگی بلکہ اشاعت دین کے لیے بھی سرگرم عمل رہنا ہوگا۔ دین کی اشاعت اور ایک فلاحی اسلامی معاشرے کی تشکیل تبھی ممکن ہے جب وہ خودبھی راہ راست سے نہ ہٹیں اوربھٹکے ہوؤں کوبھی راہ راست پر لائیں ۔

حوالہ جات

دورِ جدید میں ترویجِ اسلام کے لئے مبلغہ خواتین کا کردار